حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ کمالات جلیلہ
اور سیرت طیبہ

سرور القلوب

بذکرِ المحبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۴۶ھ ——— ۱۲۹۷ھ
۱۸۳۰ء ——— ۱۸۸۰ء
والد ماجد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

شبیر برادرز ○ اردو بازار لاہور ۲

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ، کمالات جلیلہ
اور سیرتِ طیّبہ

سرور القلوب

بذکر المحبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۴۶ھ ــــــ ۱۲۹۷ھ
۱۸۳۰ء ــــــ ۱۸۸۰ء
والد ماجد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

شبیر برادرز ۰ اردو بازار لاہور ۲

marfat.com

جملہ حقوق کتابت محفوظ ہیں اگر کسی شخص نے اس کی فوٹو کاپی لی تو اس کے خلاف مطبوعات ایکٹ کے تحت قانونی کاروائی کی جائیگی۔

کتاب ——— سرور القلوب فی ذکر المحبوب
تصنیف ——— امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہٗ
کتابت ——— محمد نعیم۔ حضرت کیلیانوالہ۔ گوجرانوالہ
پیرابندی و اصلاح رسم الخط ——— جناب فدا حسین فدا، مدیر مہر و ماہ، لاہور
مصحح ——— مولانا الحاج محمد منشا تابش۔ قصوری
پیش لفظ ——— محمد عبد الحکیم شرف قادری
اشاعت بار دوم ——— ۱۹۱۸ء مطبع نولکشور، لکھنو
اشاعت بار سوم ——— ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
تعداد ——— گیارہ سو (۱۱۰۰)
ناشر ——— شبیر برادرز۔ اردو بازار لاہور
قیمت ———
مطبع ——— رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز ریتی گن روڈ لاہور

marfat.com

پس خدا کی تعلیم سے اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ الٰہی تیرے حبیب کے حقوق اور احسانات کا بدلہ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا تو ہی اپنے فضل و کرم سے ان کو جزائے خیر دے اور اپنی رحمت کاملہ اس جناب پر نازل فرما ؎

اے سید انام درود جناب تو
ورد زبان ماست مہ و سال صبح و شام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ماز دور
در دست ما ہمیں صلوٰۃ ست والسلام

تنبیہ:۔ حضرت احدیت کی اس امت پر کمال عنایت ہے کہ پیغمبر کی تعظیم کا طریقہ انھیں سکھا دیا۔ تاکہ وہ اپنی زبان کو ادائے شکر نبوی اور تعظیم محمدی سے قاصر سمجھ کر جناب احدیت کی طرف رجوع کریں۔ اور یہود و نصاریٰ کی طرح عقل کو دخل دے کر ورنہ افراط و ضلالت میں نہ پڑیں۔ اور یہ تقریر ایک قوی شبہ کو بھی دفع کرتی ہے کہ ظاہراً امر دلالت کرتا ہے۔ ہم درود بھیجیں اور صلین یا نصلی علیٰ محمد کہیں تقریر دفع کی یہ ہے کہ ہم درود بھیجنے سے عاجز ہیں اس لیے حوالہ بخدا کرتے ہیں کہ تو اپنے بندوں کی طرف سے ان پر درود نازل فرما۔ پس ہر چند بندہ بنفسہٖ اس حکم کے ساتھ قیام نہیں کرتا لیکن قیام بہ دعا و طلب کہ انتہائے امکان و قدرت ہے قائم مقام قیام بنفسہٖ کا ہے اور اس قدر تعلق امر کے لیے کفایت کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مصلّی درحقیقت خدا ہے۔ اور نسبت صلوٰۃ بندے کی طرف مجازاً ہے بمعنی سوال و طلب صلوٰۃ کے خدا سے اور یہی معنی اس سے مطلوب ہیں کہ اس سے زیادہ قدرت نہیں رکھتا اور تکلیف مقدرو وسعت سے زیادہ نہیں ہو سکتی واللہ اعلم۔

بحث ثالث:۔ درود پڑھنا ہر وقت اور ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر قدم اور ہر سانس کے ساتھ یہاں تک کہ راہ اور نہانے کی حالت میں بھی جائز بلکہ مستحب ہے۔

marfat.com

مگر اوقات مخصوصہ میں کہ جن کی خصوصیت اس امر شریف کے ساتھ کتابوں سے ثابت ہے۔ ساتھ رعایت آداب کے افضل اور بہتر ہے اور آداب یہ ہیں کہ بدن اور کپڑے نجاست حقیقی اور حکمی سے پاک کرکے اور خوشبو لگا کر یا پاس رکھ کر باوضو رو بہ قبلہ دوزانو بیٹھے اور بکمال خشوع و خضوع دل کو جناب احدیت اور حضرت رسالت کی طرف متوجہ کرے اور نام جناب باری اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بکمال تعظیم زبان پر لائے اور معانی کلمات درود کے سمجھتا جائے۔ جب کلمہ غیبت پر پہنچے بہ سبب گناہوں اور آلودگی کے آپ کو درگاہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور جانے اور جب کلمہ خطاب پر آئے خس و خاشاک کے مانند وہاں حاضر سمجھے اور تصور اس صورت پاک کا کہ آخر عمر میں تھی۔ ذہن میں جمائے اور امتثال امر الٰہی اور ادائے حق نبوی کا قصد کرے، معاذ اللہ اپنا احسان نہ سمجھے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم
منت شناس زد کہ بخدمت بداشت تست

بلکہ اپنے اس درود پڑھنے اور اس جناب کی طرف متوجہ ہونے کو حضرت کی عنایت تصور کرے ؎

بلبل ز ادب پا ننهد در صف گلزار
تا گل بہ طلب گاری او رلب نکشاید

اور اسے اپنی اصلاح اور فلاح کا عمدہ سبب جانے اور پڑھنے کے لیے لوقت معین ایک عدد متعین کرے۔ اور حتی الوسع اسے فوت نہ ہونے دے اگر احیاناً فوت ہو جائے دوسرے وقت پڑھ لے اور بعد ختم کے دعا اپنے مقاصد و مطالب خصوصاً اس وظیفہ کی بکمال الحاح وانکسار مانگے کہ امید اجابت ہے۔ اللھم وفقنا کذلک ولما تحب وترضیٰ واجعل آخرنا وعاقبۃ امرنا خیرا من الاولیٰ

marfat.com